١٣١١هـ

منية اللبيب

أن التشريع بيد الحبيب

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ نمبر	۲۰۱	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۳۰

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI
رضا
PRESS

www.alahazratnetwork.org

علیٰ صاعِکم و مُدِّکم۔ البزار فی مسندہٖ[1] عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

رزق کے پیمانوں پر برکت کر دی ہے۔ (بزار نے اپنی مسند میں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

اس حدیث نے بتایا کہ اہلِ مدینہ کے رزق میں برکت رکھنے کو حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی طرف نسبت فرمایا۔

○ (رسالہ ضمنی) **منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب**[۱۳]

(عقلمند کا مقصد کہ بے شک احکامِ شرع حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں)

احادیثِ تحریمِ حرمِ مدینہ طیبہ بحکمِ احکم حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

حدیث ۱۳۰: صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عرض کی:

اللھم ان ابراھیم حرّم مکۃ وانی احرّم مابین لابتیھا۔ ھما واحد[2] و الطحاوی فی شرح معانی الاٰثار عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

الٰہی! بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اُسے حرم بناتا ہوں۔ (بخاری، مسلم اور احمد اور طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۱: نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان ابراھیم حرّم مکۃ ودعا لاھلھا وانی حرمت المدینۃ کما حرّم ابراھیم مکۃ و انی

بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنادیا اور اس کے ساکنوں کے لئے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم

---

[1] کنز العمال بحوالۃ البزار حدیث ۳۸۱۲۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۱۲۵

[2] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۷۷

〃 کتاب المغازی غزوۂ احد 〃 〃 〃 ۲/ ۵۸۵

〃 کتاب الاعتصام باب ماذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم 〃 〃 〃 ۲/ ۱۰۹۰

صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ 〃 〃 〃 ۱/ ۴۴۱

مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۴۹

شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۴۲

www.alahazratnetwork.org

دعوتُ فی صاعھا و مُدِّھا بمثلِ ما دعا ابراھیم لِاَھل مکۃ۔ ھم[1] جمیعًا عن عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

کر دیا جس طرح اُنھوں نے مکّے کو حرم کیا اور میں نے اُس کے پیمانوں میں اس سے دُونی برکت کی دُعا کی جو دُعا انھوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی (ان سب نے عبد اللہ ابن زید بن عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۲: نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی! بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تُو نے اُن کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا اللّٰھم وانا عبدك و نبیك وانی اُحرِّمُ ما بین لابتیھا[2] الٰہی! اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہُوں میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

امام طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ زائد کیا:

ونھی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یعضد شجرھا او یخبط او یؤخذ طیرھا۔[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس کا پیڑ کاٹیں یا پتّے جھاڑیں یا اس کے پرندوں کو پکڑیں۔

حدیث ۱۳۳: صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی اُحرِّمُ ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھھا او یقتل

بیشک میں حرم بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں

---

[1] صحیح البخاری کتاب البیوع باب برکۃ صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۸۶
صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم " " " ۱/۴۴۰
مسند احمد بن حنبل عن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۴/۴۰
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۲
سنن ابن ماجۃ ابواب المناسک باب فضل المدینۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۳۲
کنز العمال حدیث ۳۴۸۸۲ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۲/۲۴۵

[3] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۳

www.alahazratnetwork.org

صیدھا۔ ھو واحمد[2] والطحاوی عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اور اُس کا شکار نہ مارا جائے۔ (مسلم اور احمد اور طحاوی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۴: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انّ ابراھیم حرم مکۃ وانی احرمُ مابین لابتیھا۔ ھو[2] والطحاوی عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا اور میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں (مسلم اور طحاوی نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۵: نیز صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرض کرتے ہیں:

اللّٰھم انّ ابراھیم حرّم مکۃ فجعلھا حرمًا وانی حرمتُ المدینۃ حرامًا مابین مازمیھا ان لایھراق فیھا دمٌ ولایحمل سلاح لقتال ولایخبط فیھا شجرۃٌ الا لعلف[3]

الٰہی! بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنادیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بناکر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لئے اسلحہ اٹھایا جائے نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لئے۔

حدیث ۱۳۶: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرض کرتے ہیں:

اللّٰھم انی قد حرمتُ مابین لابتیھا

الٰہی! بیشک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضائل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۰
مسند احمد بن حنبل عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۱۸۱
شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۱

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۰
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

[3] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۳

www.alahazratnetwork.org

کما حرمت علی لسان ابراھیم الحرم۔ ھو[1] واحمد والرویانی عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جس طرح تو نے زبانِ ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنایا (مسلم، احمد اور رویانی نے ابی قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۷: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان ابراھیم حرم بیت اللہ و امّنہ و انی حرمت المدینۃ مابین لابتیھا لایقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا۔ ھو[2] والطحاوی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

بیشک ابراہیم نے بیت اللہ کو حرم بنا دیا اور امن والا کر دیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خار دار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے جانور شکار نہ کئے جائیں (مسلم اور طحاوی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳۸: صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مابین لابتی المدینۃ وجعل اثنا عشر میلاً حول المدینۃ حمٰی۔ ھما[3] واحمد وعبد الرزاق فی مصنفہ۔

تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حرم کر دیا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔ بخاری اور مسلم اور عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں روایت کیا۔ ت)

---

[1] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۴۰ تا ۴۴۳
مسند احمد بن حنبل عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۳۰۹
کنز العمال بحوالہ حم والرویانی " " " " حدیث ۳۴۸۷۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۴۴

[2] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۴۲
کنز العمال بحوالہ مسلم حدیث ۳۴۸۱۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۳۲

[3] صحیح البخاری فضائل المدینہ باب حرم المدینۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۵۱
صحیح المسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۴۲
مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۸۷
المصنف لعبد الرزاق کتاب حرمۃ المدینہ حدیث ۱۷۱۴۵ المجلس العلمی بیروت ۹/ ۲۶۰ و ۲۶۱

www.alahazratnetwork.org

ابن جریر کی روایت یوں ہے:

حرّم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شجرھا ان یعضد او یُخبط۔ رواہ عن[1] خبیبؓ الھذلی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمایا۔ (اس کو خبیب ہذلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۱۳۹: صحیح مسلم شریف میں ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

انّ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم مابین لابتی المدینۃ۔ ھو[2] والطحاوی فی معانی الاٰثار۔

بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنادیا۔ (مسلم اور طحاوی نے معانی الآثار میں روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۴۰: نیز صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احول سے ہے:

قلت لاَنس بن مٰلك احرّم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المدینۃ قال نعم الحدیث[3]۔ زاد ابوجعفر فی روایۃ لایعضد شجرھا[4] ولمسلم فی اخرٰی نعم ھی حرام لایُختلٰی خلاھا فمن فعل ذٰلك فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ و الناس اجمعین[5]۔

یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا، کیا مدینہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حرم بنادیا؟ فرمایا: ہاں، اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ چھیلی جائے، جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔

حدیث ۱۴۱: سنن ابی داؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

---

[1]

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۰
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

[3] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۱

[4] شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۳

[5] صحیح مسلم کتاب الحج فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۱

www.alahazratnetwork.org

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم ھٰذا الحرم[1]۔ بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا۔

حدیث ۱۴۲: شرحبیل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگارہے تھے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالٰے عنہ تشریف لائے جال پھینک دئے اور فرمایا:

تعلموا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم صیدھا۔ الامام ابوجعفر[2] فی شرح الطحاوی۔ تمھیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام قرار دیا ہے (امام ابوجعفر نے شرح طحاوی میں اس کو بیان کیا ہے۔ ت)

ابوبکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالٰے عنہ سے یوں روایت کی:

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم مابین لابتیھا[3]۔ بیشک نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے مدینے کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کردیا۔

حدیث ۱۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرّم مابین لابتی المدینۃ ان یعضد شجرھا او یخبط[4]۔ بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے تمام مدینے کو حرم بنادیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں نہ پتے جھاڑیں۔

حدیث ۱۴۴: ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اسے لئے ہوئے باہر گیا میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰے عنہ ملے شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا:

حرّم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صید مابین لابتیھا[5]۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرمادیا ہے۔

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب فی تحریم المدینہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۷۸

[2] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

[3]

[4] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

[5] " " " " " " " "

www.alahazratnetwork.org

حدیث ۱۴۵: صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں،

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرم البقیع و قال لا حمٰی الا للہ ورسولہ[1]

بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنادیا اور فرمایا، چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسول کے جل جلالہٗ و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

روی الثلٰثۃ الامام الطحاوی (تینوں احادیث امام طحاوی نے روایت کیں۔ت)

یہ سولہ[16] حدیثیں ہیں، پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کردیا، اور پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے کہا کہ حضور کے حرم کردینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انھوں نے حرم کردی انھوں نے امن والی بنادی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

ان مکۃ حرمھا اللہ تعالٰی ولم یحرمھا الناس۔ البخاری[2] والترمذی عن ابی شریح البغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بیشک مکہ معظمہ کو اللہ تعالٰی نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا۔ (بخاری اور ترمذی نے ابی شریح بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالے کی مقصود ہیں مگر یہاں جانِ وہابیت پر ایک آفت اور سخت و شدید تر ہے، مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انھیں سولہ بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔

حدیث ۱۷ صحیحین: انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المدینۃ حرم من کذا الی کذا

مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اس کا

---

[1] شرح معانی الآثار باب احیاء الارض المیتۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۱۷۵

[2] صحیح البخاری ابواب العمرۃ باب لایعضد شجر الحرم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۴۷

سنن الترمذی کتاب الحج حدیث ۸۰۹ دار الفکر بیروت ۲/ ۲۱۷

www.alahazratnetwork.org

لا یقطع شجرھا۔ ھما[1] واحمد و الطحاوی واللفظ للجامع الصحیح۔

پیڑ نہ کاٹا جائے۔ امام بخاری اور مسلم اور احمد اور طحاوی نے روایت کیا اور لفظ جامع الصحیح کے ہیں۔ ت)

حدیث ۱۸ صحیحین: ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المدینۃ حرم الحدیث ھما[2] والطحاوی وابن جریر واللفظ للمسلم۔

مدینہ حرم ہے (بخاری و مسلم اور طحاوی اور ابن جریر نے روایت کیا اور لفظ مسلم کے ہیں۔ ت)

حدیث ۱۹ صحیحین: مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

المدینۃ حرم مابین عیر الی کذا و لمسلم والطحاوی مابین عیر الی ثور الحدیث[3] زاد احمد و ابوداؤد فی روایۃ لایختلٰی خلاھا ولاینفر صیدھا[4]۔

مدینہ کوہِ عیر سے جبلِ ثور تک حرم ہے۔ احمد اور ابوداؤد نے ایک روایت میں یہ اضافہ کیا کہ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

---

[1] صحیح البخاری فضائل المدینہ باب حرمۃ المدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۵۱
صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۱
کنز العمال بحوالہ حم وغیرہ حدیث ۳۴۸۰۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۳۱
مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی " ۳/۲۴۲

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۲

[3] صحیح البخاری فضائل مدینہ باب حرمۃ المدینہ " " " ۱/۲۵۱
صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل مدینہ الخ " " " ۱/۴۴۲
سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب فی تحریم المدینہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۷۸
مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۸۱
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۱

[4] مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۱۱۹
سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب فی تحریم المدینہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۷۸

www.alahazratnetwork.org

حدیث ۲۰: صحیح مسلم، سہل بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:

انہا حرم امن، ھو[1] واحمد والطحاوی وابوعوانۃ۔ — بیشک یہ امن والی حرم ہے (مسلم، احمد، طحاوی اور ابوعوانہ نے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۱: امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لکل نبی حرم وحرمی المدینۃ[2] — ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے۔

حدیث ۲۲: عبدالرزاق حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے:

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرم کل دافۃ اقبلت علی المدینۃ من العضۃ الحدیث[3] — بیشک نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ ہو اس کے خاردار درختوں سے ممنوع فرمادیا۔

حدیث ۲۳: امام طحاوی بطریق مالک عن یونس بن یوسف عن عطا بن یسار کہ لڑکوں نے ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشے میں کردیا تھا، ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لڑکوں کو دُور کردیا، امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا:

اَفِی حرمِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یُصنع ھذا[4]۔ — کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے؟

---

[1] صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۳
مسند احمد بن حنبل عن سہل بن حنیف المکتب الاسلامی بیروت ۳/۴۸۶
کنز العمال بحوالہ ابی عوانہ حدیث ۳۴۸۰۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۳۰
شرح معانی الآثار کتاب الصید باب صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

[2] مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۱۸

[3] المصنف لعبدالرزاق باب حرمۃ المدینہ حدیث ۱۷۱۴۷ المجلس العلمی بیروت ۹/۲۶۱

[4] شرح معانی الآثار کتاب الصید صید المدینہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۴۲

www.alahazratnetwork.org

میں جو شخص حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگرچہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے (کہ کہیں وہابیت کے شرک شدالرحال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اس پر راستے میں بے ادبیاں بیہودگیاں کرتے چلنا فرضِ عین وجزوِ ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے عظمت وجلال کے خیال سے باادب مہذب بن کر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہوجائے گا۔ اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں "رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے[1] بچنا بھی انھیں امور میں گنادیا جنھیں خدا پر افترا" کہتا ہے "یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کے لئے کرے اس پر شرک ثابت ہے[2]۔"

سبحان اللہ! نامعقول باتیں کرنا بھی جزوِ ایمانِ نجدیہ ہے بلکہ سچ پوچھو تو اُن کا تمام ایمان اسی قدر ہے وہ تو خیر یہ ہوگئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیہ کریمہ فلا رفث ولا فسوق ولاجدال فی الحج[3] (تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت۔ ت) پوری یاد نہ آئی ورنہ راہِ مدینہ طیبہ میں فسق وفجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہوجائے، ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

لطیفۂ حقہ: حضراتِ نجدیہ! خدارا انصاف، کیا افعالِ عبادت سے بچنا انبیاء واولیاء ہی کے معاملے سے خاص ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز، نہیں نہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے، تو آپ حضرات جب اپنے کسی نذیر بشیر یا پیر فقیر یا مرید رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے ایک دوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے ورنہ دیکھو کھلم کھلا مشرک ہوجاؤ گے ہرگز مغفرت کی بُو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے، جدال ہونا تو خود ظاہر اور جب بلاوجہ ہے تو فسوق بھی حاضر اور رفث کے معنے ہر معقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل۔ ایک ہی بات میں ایمانِ نجدیت کے تینوں رُکن کامل۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی

---

[1] تقویۃ الایمان مقدمۃ الکتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۷

[2] " " " " " " " " ۸

[3] القرآن الکریم ۲/ ۱۹۷

www.alahazratnetwork.org

العظیم۔ الحمدللہ خامۂ برق بار رضا خرمن سوزیِ نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے، والحمد للہ رب العالمین۔

تذییل وتکمیل

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہے۔ ت)

احکامِ الٰہی دو قسم ہیں:

تکوینیہ مثل احیا و اماتت وقضائے حاجت و دفعِ مصیبت وعطائے دولت ورزق ونعمت و فتح وشکست وغیرہا عالم کے بندوبست۔

دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کردینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیرِ خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک۔

قال اللہ تعالٰی ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ[1]

اللہ تعالٰی نے فرمایا: کیا اُن کے لئے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنھوں نے اُن کے واسطے دین میں اور راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے انھیں حکم نہ دیا۔

اور بروجہ عطائی امورِ تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔ قال اللہ تعالٰی:

فالمدبرات امرًا[2]

قسم اُن مقبول بندوں کی جو کاروبارِ عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔

مقدمۂ رسالہ میں شاہ عبدالعزیز کی شہادت سُن چکے کہ:

حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام اُمت برمثال پیران ومرشدان می پرستند وامورِ تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند[3]

حضرت امیر (مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم) اور ان کی اولاد کو تمام امت اپنے مرشد جیسا سمجھتی ہے اور امورِ تکوینیہ کو ان سے وابستہ جانتی ہے (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۴۲/ ۲۱ [2] القرآن الکریم ۷۹/ ۵

[3] تحفہ اثنا عشریہ باب ہفتم در امامت سہیل اکیڈمی لاہور ص ۲۱۴